Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور پاکستان

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ: سالانہ ۲۴ روپیہ، ششماہی ۱۳ ،، سہ ماہی ۷ ،، ماہوار ۲½ ،،

یوم شنبہ — قیمت ۱ ؍

۶ ؍ شوال ۱۳۶۹ ھ

جلد ۳۸ / ۴	۲۲ وفا ۱۳۲۹ ہش	۲۲ جولائی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۶۹

اخبار احمدیہ

کوئٹہ ۱۹ جولائی: مکرمی جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کوئٹہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل سے حرارت ہوئی ہے سر درد بھی ہے۔ اور پاؤں میں بھی تکلیف ہے۔ گھٹنے کی پٹیاں اُتار دی گئی تھیں۔ لیکن کل سے درد شروع ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ بخشے۔

مکرم شیخ مبارک احمد صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کے ہاں ۱۰ بجے کو دوسری صاحبزادی تولد ہوئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے امۃ الہادی نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو بلند اقبال اور نیک اختر کرے۔ اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔

وزیر خارجہ پاکستان چوہدری محمد ظفر اللہ خان کا لاہور میں ورود

لاہور ۲۱ جولائی: پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان کل شام پاکستان میل کے ذریعہ کراچی سے لاہور پہنچے۔ آپ یہاں کسی نجی کام کے سلسلے میں تشریف لائے ہیں۔ آج نماز جمعہ آپ نے رتن باغ میں ادا کی معلوم ہوا ہے کہ آپ یہاں منگل تک قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں (اسٹاف رپورٹر)

شمالی کوریا کی فوج نے نئے امریکی دفاعی مورچے بھی توڑ دیئے

ٹوکیو ۲۱ جولائی: تازہ ترین اطلاعات کے مطابق شمالی کوریا کی فوج نے تائیجون کے جنوب مشرق میں نئے امریکی دفاعی مورچے بھی توڑ دیئے ہیں ان کی فوج کل تائیجون سے ۴ میل جنوب مشرق میں مورچوں کو روندتی ہوئی آگے نکل گئی۔ اور پوسان جانے والی بڑی سڑک سے ملحقہ تمام مورچوں پر قبضہ کر لیا۔ ادھر طرف اس کی فوجیں ۷ میل تک آگے نکل گئی ہیں سامریکی اب اُس راستے کی حفاظت میں کوشاں ہیں۔ جن کے واسطے سے انہیں رسد اور سامان پہنچ رہا ہے۔ شمالی کوریائی فوجیں اب ریلوے کے اہم جنکشن کیجون کو گھیرے میں لینے کی تیاریاں کر رہی ہے۔ اور امریکی اس بچاؤ کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے نکلے اعلان کے مطابق تائیجون سے ۶ میل دور چھاپہ ماروں کی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ اور وہ امریکنوں پر چھپ چھپ کر گولیاں برسا رہے ہیں۔ ایک اور خبر کے مطابق مشرقی ساحل پر امریکہ اور برطانیہ کے جہازوں سے گولے برسا برسا کر ایک شہر کو بالکل اُڑا دیا ہے۔

اشتراکی اداروں کا اخراج!

جنیوا ۲۱ جولائی: اقوام متحدہ کے اقتصادی سماجی کونسل نے کل ان کی مراعات ختم کر کے اشتراکی محاذ کے دو بین الاقوامی اداروں کو خارج کر دیا ہے۔ روس چیکوسلواکیہ اور پولینڈ تو اجلاس کا مقاطعہ کر رہے ہیں۔ بقیہ ۱۵ ارکان نے متفقہ طور پر صحافیوں کے بین الاقوامی ادارہ اور ڈیموکریٹک وکلاء کی بین الاقوامی انجمن کے اخراج کو منظور کیا۔ (رائٹر)

رسول پن بجلی سٹیشن فروری ۱۹۵۲ء تک مکمل ہو جائے گا

لاہور ۲۱ جولائی: محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ رسول ہیڈ ورکس کے نزدیک پن بجلی کا جو سٹیشن تعمیر ہو رہا ہے۔ وہاں سے لاہور شاہدرہ کی مقدار میں قوت برقی لانے کے لئے ٹرانسمشن لائن مینار نصب کرنے کا کام تسلی بخش طور پر جاری ہے سکیم سے متعلق تمام مشینری پہنچ چکی ہے سوا ہنرمند کاریگروں کی عارضی قلت کے سوا اس کام میں کوئی ایسی رکاوٹ نظر نہیں آتی جس سے فروری ۱۹۵۲ء کی تاریخ جو رسول ہیڈ ورکس سے برقی رو کی بہم رسانی کے آغاز کی مشروط تاریخ مقرر ہو چکی ہے۔ کو بعید تک عام طول لگ سکے سکیم کا مقصد پنجاب کے چھوٹے بڑے اٹھائیس شہروں میں بجلی مہیا کرنا ہے۔

رسول کے زیر تعمیر ٹرانسمشن لائن کے ذریعہ ایک لاکھ تیس ہزار وولٹ پاور شالامار کے سب سٹیشن میں پہنچائی جائے گی۔ جہاں سے برقی رو کو گیارہ ہزار وولٹ کی عام تعداد تک گھٹا دیا جائے گا۔ راستہ میں دوسری لائنیں جہلم۔ گجرات اور گوجرانوالہ کے سب سٹیشنوں سے نکالی جائیں گی۔ گوجرانوالہ کے سب سٹیشن سے بجلی کے تاروں سے سیالکوٹ اور اس کے گرد و نواح کے دوسرے قصبوں کو بجلی مہیا ہو گی اور سرگودھا کے علاقہ کو رسول سے براہ راست بجلی ملے گی۔

لیاقت نہرو ڈکسن بات چیت

نئی دہلی ۲۱ جولائی: آج پاکستان و ہندوستان کے وزرائے اعظم اور اقوام متحدہ کے نمائندے سر اوون ڈکسن کے درمیان مسئلہ کشمیر پر بات چیت پھر جاری رہی۔ آج دو مرتبہ بات چیت ہوئی پہلی ملاقات صبح کے وقت ہوئی اور تین گھنٹے تک جاری رہی۔ اس کے بعد تینوں اکابر میں پھر ملاقات ہوئی۔ یہ بات چیت کل پھر جاری رہے گی امید کی جاتی ہے کہ جب مسئلہ کشمیر پر بحث ختم ہو جائے گی خان لیاقت اور پنڈت نہرو پاکستان و ہندوستان کے *

لاہور کے سرکاری باغات تفریحی پارٹیاں

لاہور ۲۱ جولائی: محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ عوام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ لاہور کے سرکاری باغات ۔ باغ جناح۔ شالامار۔ مقبرہ جہانگیر و نور جہان۔ راج گھاٹ اور حضوری باغ میں تفریحی پارٹیاں کرنے کے لئے محکمہ زراعت پنجاب لاہور کی منظوری کم از کم تین دن پیشتر حاصل کرنی ضروری ہے جس کے متعلق مکمل تفصیلات صاحب سپرنٹنڈنٹ سرکاری باغات لاہور واقعہ باغ جناح سے

ہائیڈل سٹیشن سے گیارہ گیارہ ہزار کلو واٹ تک برقی رو پیدا کرنے والی دو مشینیں بجلی پیدا کریں گی۔

یونان علاقائی فوج روانہ کرے گا

ایتھنز ۲۱ جولائی: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کی اپیل کے جواب میں یونان چھ آٹھ طیاروں پر مشتمل ایک علاقائی دستہ تیار کر رہا ہے۔ اس محدود امداد کی وجہ بلقان کے مخصوص حالات اور خود یونان کی حالت بتائی جاتی ہے۔

پاکستان کی اسلامی ممالک سے تجارت روز بروز بڑھ رہی ہے

کراچی ۲۱ اپریل: پاکستان کی اسلامی ممالک کے ساتھ تجارت دن بدن بڑھ رہی ہے پہلے پاکستان اسلامی ممالک سے ۳ کروڑ ۳ لاکھ کا مال درآمد کرتا تھا اب یہ درآمد ۵ کروڑ ۸۰ لاکھ ہو گئی ہے۔ اور پہلے پاکستان سے ۴۰ لاکھ روپے کی مالیت کا مال اسلامی ممالک کو بھیجا جاتا تھا۔ اب یہ مال ۹۰ لاکھ کا ہو گیا ہے۔

عربی کو فروغ دینے کیلئے جدوجہد

کراچی ۲۱ جولائی: حکومت پاکستان نے جدید عربی کالج

دوسرے نزاعی مسائل پر بات چیت کریں۔ ہوں اقلیتی معاہدہ پر عمل جائزہ بھی لیا جائے گا مغربی بنگال کے وزیر اعظم کو بھی پنڈت نہرو نے نئی دہلی بلایا ہے۔ تاکہ اگر بوقت گفتگو ضرورت پڑے تو ان سے بھی معلومات حاصل کی جا سکیں

تھائی لینڈ کی پیشکش

بنکاک۔ تھائی لینڈ نے سلامتی کونسل کی تحریک پر چار ہزار فوجی سپاہی بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تھائی لینڈ کے وزیر خارجہ نے ایک بیان میں کہا یہ سپاہی ایک مہینہ کے اندر اندر جدید اسلحہ کی تربیت حاصل کرنے کے بعد یہ کام میدان جنگ میں اُترنے کے قابل ہو سکیں گے۔

کسی نے فوج کا وعدہ نہیں کیا

لیک سیکسس۔ ایک اطلاع کے مطابق اب تک سلامتی کونسل کو فوج بھیجنے کی تحریک کے مسئلے پر جتنے ملکوں نے جواب بھیجے ہیں۔ ان میں کسی ایک نے بھی فوج بھیجنے پر ہاں نہیں کی۔ معلوم ہوا ہے کہ ان جواب دینے والوں میں دولت مشترکہ کے ممالک شامل نہیں ہیں

انڈونیشیا کے لئے لنکا کا منسٹر

کولمبو ۲۱ جولائی: لنکا نے اپنے اس سال کے بجٹ میں متعدد ممالک کے ساتھ سفارتی تعلقات کی گنجائش رکھی ہے۔ سب سے پہلا تقرر انڈونیشیا کے لئے وزیر مختار کا ہو گا اور دوسرا کوالالمپور میں ایک اسسٹنٹ کمشنر

... ہزار روپے اور پاکستان عرب ثقافتی انجمن کو ایک ہزار روپے کی گرانٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان اقوام کے جائزہ خرچ کے لئے ایک انجمن قائم کی گئی ہے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پرائیویٹ پرنٹنگ پریس ۴۲ میکلیگن روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ــــــ الفضل ــــــ لاہور

۲۲ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء

طلاق ــــ اور ــــ عیسائی دُنیا

ہفت روزہ "کرسچن سنچری" شکاگو امریکہ سے شائع ہوتا ہے۔ اس کی جون سنہ ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے

رچ منڈ ۲۲ مئی۔ حال میں جنوبی پریسبیٹرین چرچ (عیسائیوں کا ایک ترقی یافتہ فرقہ) کی "عیسائی تعلقات" کی کونسل نے ایک متفقہ رپورٹ میں جس کو مسٹر جان ایچ میرین نے پیش کیا ہے طلاق کی بنیادوں کو وسیع تر کرنے کی سفارش کی ہے۔

اور یقین ہے کہ چرچ مذکور اس سفارش کو منظور کرلے گا۔ یہ رپورٹ چرچ کی جنرل اسمبلی میں پیش کی جائیگی جو ۸ جون کو اپنا اجلاس منعقد کر رہی ہے (گویا پیش ہو چکی ہے) اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ

"حقائق بلا کسی مغالطہ کے ظاہر کرتے ہیں کہ طلاق کی وجوہات کو ہماری کافی وجوہات یعنی بدکاری اور فرار تک محدود رکھنے اور اس طرح دوسری ہر وجہ کو ناکافی قرار دینے سے ہمارا چرچ فی الحقیقت ایسے عوام کے ساتھ سخت ظلم کر رہا ہے۔ جو ایسی قوتوں کا شکار ہوتے ہیں۔ جن پر ان کا کوئی قابو نہیں ہوتا"

اس رپورٹ پر مقامی پادریوں نے مختلف آراء ظاہر کی ہیں۔ لیکن رپورٹ کے مرکزی خیال کو سب نے پسند کیا ہے فرسٹ پرس بی۔ ٹی رین چرچ کے ڈبلیو ایل کارسن نے کہا

"مجھے یہ بات ہر وقت محسوس ہوتی رہی ہے کہ جب شادی ایسے نقطہ پر پہنچ جائے کہ جہاں وہ افراد کی انفرادی زندگی کو تلخ بنا دے۔ تو یہ وقت ہے کہ اسے فسخ کر دیا جائے مجھے علم نہیں کہ کسی چرچ نے مسئلہ طلاق کا صحیح حل معلوم کر لیا ہے"

اس کے مقابلہ میں اب حضرت یسوع مسیح کا وہ قول رکھئے جو متی اول انا جیل میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

"یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے۔ وہ اس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے"

(متی ۵/۳۱، ۳۲)

ذرا اس سے اندازہ لگائیے کہ انجیل شریف کیا فرماتی ہے۔ اور زمانہ حال کے چرچ کدھر جا رہے ہیں۔ کیا اس سے "اسلام کی فتح" ثابت نہیں ہوتی۔ اور کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان درست نہیں ہے کہ دین اسلام ہی اب ایک دین ہے۔ جو عین اس فطرت کے مطابق ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے۔

اسی رسالہ میں ایک مضمون عیسائیوں کے ایک جدید فرقہ "نیو آرتھوڈکس" پر بھی شائع ہوا ہے۔ اس نئے فرقہ کا اعتقاد یہ ہے کہ "بائیبل" جس میں دونوں عہد نامے شامل ہیں زندگی کا مکمل نقشہ پیش کرتی ہے۔ نہ کہ وہ محض اخلاقی اصول دیتی ہے۔ دراصل یہ کوشش ہے کہ انجیل کے مردہ جسم میں از سر نو زندگی پیدا کی جائے۔ حالانکہ یہ ایک شاعرانہ تخیل تو ضرور ہے مگر حقیقت سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔

دنیا دوڑ دوڑ کر اسلام کی طرف آ رہی ہے مگر کتنا افسوس ہے کہ جن لوگوں کو یہ قیمتی امانت دی گئی تھی کہ اسکو دنیا میں پھیلا دو۔ وہ خود مردہ ہو چکے ہیں یورپ اسلام کی تعلیم ایک ایک کر کے اپنا رہا ہے۔ اور ایشیا اپنی یہ نعمت روز بروز کھو رہا ہے۔

یورپ کس قدر اسلام کے نزدیک آ چکا ہے لیکن ہمارے علماء یا تو سیاست کی بھول بھلیوں میں پریشان پھر رہے ہیں۔ اور یا اگر زیادہ تبلیغ کا جوش آتا ہے تو ایک ہی فعال جماعت جو یورپ ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں خدا کا پیغام پہنچا رہی ہے یعنی جماعت احمدیہ اسکو ملیامیٹ کرنے ہی کو تبلیغ کا تمام طول و عرض سمجھ لیتے ہیں۔ اور نہ خود کچھ کرتے ہیں نہ کرنے والوں کو کرنے دیتے ہیں۔ آہ افسوس

چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو بذریعہ خطوط اور بذریعہ الفضل اس امر کی طرف بار بار توجہ دلائی جا چکی ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع بہت قریب آ رہا ہے۔ اس مرتبہ چونکہ اجتماع کے انتظامات کلیتہً سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں ہوا ہے۔ اس لئے ہمیں اپنے انتظامات میں خاص کوشش کرنی ہے۔ اور اسی وجہ سے اس مرتبہ اخراجات پہلے سے بہت زیادہ ہوں گے۔

اس اجتماع میں کم از کم دو ہزار خدام کی شمولیت کا اندازہ ہے۔ اور اخراجات کا سرسری اندازہ ۵۰۰۰ روپیہ ہے۔ ممکن ہے کہ اخراجات اس سے بڑھ جائیں۔ اس لئے ہمیں ابھی سے پوری کوشش کرنی اور انتظامات کو شروع کرنا ہے۔ جس کے لئے ساتھ ساتھ روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ پس جملہ قائدین اور سیکرٹریان مال مجالس خدام الاحمدیہ کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ جملہ خدام سے اجتماع کا چندہ جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔ چونکہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ اڑھائی ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے۔ اور وقت کی قلت کی وجہ سے ہم نے انتظامات جلدی کرنے ہیں۔ اس لئے اجتماع کا چندہ زیادہ سے زیادہ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء کے آخر تک وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ چندہ کی شرح پہلے بتائی جا چکی ہے۔ اب مزید یاد دہانی کے لئے پھر درج کی جاتی ہے

۷۵ روپے ماہوار تک آمد رکھنے والے خدام سے	ایک روپیہ فی خادم
۷۵ سے ۱۵۰ " " "	ڈیڑھ روپیہ "
۱۵۰ " ۲۰۰ " " "	دو روپے "

۲۰۰ سے زائد آمد رکھنے والے خادم سے ہر سو یا سو کی کسر پر ایک روپیہ مزید

مجالس خدام میں تحریک کریں کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شریک ہوں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مشرقی افریقہ (یوگنڈا) میں تبلیغ اسلام

انیس ۱۹ افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے

از دفتر وکالت تبشیر ربوہ

مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل مولوی فاضل مشرقی افریقہ (یوگنڈا) میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت محنت کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ آپ نے مئی کے آخری دو ہفتوں میں پانچ دیہات کا دورہ کیا۔ اور مشرقی صوبے کا دورہ کیا قریباً دو ہزار اشتہارات تقسیم کئے ۱۲۰۰ افراد تک پیغام حق (زبانی) پہونچایا۔ اس عرصہ میں ۱۹ افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے احباب کرام ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز اپنے مجاہد بھائی کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد فرماتے رہیں۔ تا اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی مساعی جمیلہ میں برکت ڈالے۔

(غلام احمد بشیر قائمقام وکیل التبشیر تحریک جدید)

جماعت احمدیہ شاہ مسکین کا سالانہ جلسہ

حسب سابق امسال ۳۰ جولائی سنہ ۱۹۵۰ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ مرکز سے علماء کرام تشریف لائینگے ضلع شیخوپورہ اور لاہور کے احباب سے خصوصاً درخواست ہے کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ قیام و طعام کا انتظام بذمہ جماعت احمدیہ مقامی ہوگا۔ شاہ مسکین لائل پور جانے والی سڑک پر لاہور سے ۲۵½ میل کے فاصلہ پر اتر کر بائیں ہاتھ قریباً سوا میل کے فاصلہ پر واقع ہے لاہور ــ ریحان والی بس سرائے سلطان سے چلتی ہیں۔ صبح جا کر شام کو باسانی واپس لاہور پہنچا جا سکتا ہے

خاکسار: سلطان محمود شاہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے چند تازہ رؤیا و کشوف

فرمودہ ۲۷ جون ۱۹۵۰ء بمقام کوئٹہ

مرتبہ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

۲۷ جون ۱۹۵۰ء پونے سات بجے شام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز درس القرآن کے لئے تشریف لائے تو حضور نے فرمایا میری طبیعت کل شام سے نزلہ کی وجہ سے کچھ خراب چل رہی ہے۔ اس لئے میں آج درس کے نوٹ نہیں لکھ سکا۔ بعد میں میں تھوڑا سا درس بھی دے دونگا۔ لیکن پہلے میں کچھ رویا بیان کرنا چاہتا ہوں جو جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۱)

چھ سات دن کی بات ہے میں نے رویا میں دیکھا کہ ہم قادیان میں اس دالان میں ہیں۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رہا کرتے تھے۔ اور اس میں بجلی جل رہی ہے۔ رات کا وقت ہے مگر ابتدائی رات معلوم ہوتی ہے۔ جیسے مغرب کے بعد کا وقت ہوتا ہے۔ بجلی کی روشنی بہت تیز ہے۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ وسط دالان میں گاؤ تکیوں سے سہارا لگا کر ہمارے خاندان کی کچھ مستورات بیٹھی ہوئی ہیں جن میں میں نے اپنی تائی صاحبہ مرحومہ مرزا غلام قادر صاحب مرحوم کی بیوی کو پہچانا وہ اچھے مضبوط جسم کی ہیں۔ جیسے جوانی میں کسی مضبوط اور طاقتور انسان کا جسم ہوا کرتا ہے۔ ان کی جوانی کا زمانہ تو ہم نے نہیں دیکھا۔ ادھیڑ عمر میں ہم نے ان کو دیکھا ہے۔ مگر اس عمر میں بھی وہ بڑی مضبوط اور طاقتور تھیں اور جس طرح ہمارے خاندان کے تمام افراد بڑے لمبے قد کے اور چوڑے چکلے ہوا کرتے تھے۔ اسی طرح ان کا جسم ہے۔ ان کے ساتھ بعض اور رشتہ دار عورتیں بھی ہیں۔ جن کو میں نے پہچانا نہیں یا اس طرف میں نے توجہ نہیں کی۔ اس دالان میں بیٹھے ہوئے ہم آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ اور اس وقت ہم اس طرح سمجھتے ہیں جیسے ہم قادیان سے باہر ہیں وہ ہے تو اپنا گھر مگر باتوں سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ قادیان سے باہر کوئی جگہ ہے۔ ہماری تائی صاحبہ مرحومہ مجھ سے باتیں کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میرے لئے (قادیان میں) اپنے گھر میں الگ جگہ محفوظ رکھنا۔ اس وقت مجھے یوں معلوم ہوتا ہے جیسے قادیان میں چونکہ ہمارے مکانوں پر درویشوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ ہماری تائی صاحبہ یہ کہہ رہی ہیں کہ میرے لئے وہاں مکان میں الگ جگہ محفوظ رکھنا۔ انہوں نے درویشوں کا نام نہیں لیا۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ قادیان پر درویشوں کا قبضہ ہے۔ اور وہ اس طرف توجہ دلا رہی ہیں۔ کہ میرے لئے الگ کمرہ محفوظ رکھنا ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے سارے مکان پر قبضہ کر لیں۔ پھر وہ کہنے لگیں جب میں مرنے لگوں گی تو موت سے تین چار مہینے پہلے قادیان چلی جاؤں گی۔ حالانکہ وہ اس وقت قادیان میں ہی ہیں۔ میں جواب میں انہیں تائی صاحبہ کہنے کی بجائے پھوپھی صاحبہ کہتا ہوں۔ وہ ہماری پھوپھی بھی لگتی تھیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا کی بیٹی تھیں۔ مگر ان کا تائی ہونے کا رشتہ زیادہ قریب تھا۔ اور ہم ہمیشہ انہیں تائی صاحبہ ہی کہا کرتے تھے۔ مگر اس وقت رویا میں میں انہیں پھوپھی صاحبہ کہتا ہوں اور ساتھ ہی سوچتا ہوں کہ ان کا ہمارے ساتھ ایک اور رشتہ بھی تو ہے۔ مگر اس وقت خواب میں یہ رشتہ ذہن میں نہیں آتا۔ اور میں انہیں کہتا ہوں کہ پھوپھی صاحبہ! آپ یہ کیوں نہیں کرتیں کہ تھوڑا سا خرچ کر کے اپنے مکان کے اوپر تین چار کمرے بنوا لیں اور میں یہ بھی تجویز پیش کرتا ہوں کہ آپ ایک اینٹ کی دیواریں بنوا لیں۔ جب آپ کہتی ہیں کہ میں موت سے تین چار مہینے پہلے قادیان چلی جاؤں گی۔ تو آپ ایک ایک اینٹ کی دیواریں بنوا لیں۔ اس طرح تھوڑے سے خرچ میں دو تین کمرے بن جائیں گے۔ آپ یہ کیوں کہتی ہیں کہ میرے لئے الگ مکان محفوظ رکھنا۔ جب وہ مکان کا ذکر کرتی ہیں تو انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنے مکان کی طرف اشارہ کیا۔ مگر وہ مغرب کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ حالانکہ ان کا مکان شمال کی طرف تھا۔ بعد میں مجھے خیال آیا۔ کہ ان کا میکے کا مکان یعنی ان کے والد کا مکان جنوب مغرب کی طرف تھا۔ اور انہوں نے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا۔ اس کے بعد وہ باہر آگئیں اور جیسے کسی پر ربودگی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ ربودگی کی حالت میں شمال کی طرف منہ کر کے کھڑی ہوئیں اس طرف دیکھ رہی ہیں جدھر ان کا مکان ہے۔ میں بھی باہر نکل کر ان کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اتنے میں مریم صدیقہ میرے پاس آئیں۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ مجھے کچھ زنانہ تکلیف محسوس ہو رہی ہے (انہیں واقعہ میں کچھ زنانہ تکالیف رہتی ہیں) میں نے انہیں کچھ عارضی علاج بتایا کہ ایسا کر لو۔ مگر وہ یاد نہیں رہا۔ اس کے بعد ام متین (مریم صدیقہ (ادارہ)) بعض عورتوں کو اپنے ساتھ لے کر اس کمرہ کی طرف چلی گئی ہیں جو چھوٹی مسجد کی طرف جاتے ہوئے رستہ کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اتنے میں تائی صاحبہ میری طرف مڑیں۔ اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگیں کہ ہماری امۃ الحی کہاں گئی؟ میں خواب میں حیران ہوتا ہوں کہ امۃ الحی کون ہے۔ اور ان سے دریافت کرتا ہوں کہ کون امۃ الحی؟ اس پر وہ کہتی ہیں یہی روشن دین کی پوتی۔ جیسے وہ روشن دین کی پوتی ان کی کچھ رشتہ دار ہے۔ اس وقت میرا ذہن بابو روشن دین صاحب مرحوم صحابی سیالکوٹ مدفون مقبرہ بہشتی کی طرف گیا۔ کہ ان کی مراد اُس سے ہے۔ اس کے والد بابو بشیر احمد صاحب اس وقت کراچی میں ملازم ہیں۔ اس نے میری بچی امۃ النصیر کے ساتھ غالباً دودھ پیا ہوا ہے۔ اور ان کے باہم تعلقات ہیں۔ اس وقت میں حیران ہوتا ہوں کہ امۃ الحی سے ان کے اتنے گہرے تعلقات کس طرح ہو گئے ہیں۔ پھر وہ کہتی ہیں اس نے قادیان میں تو مجھے اپنا لڑکا دکھایا نہیں اور اب دکھایا ہے۔ گویا یوں معلوم ہوتا ہے کہ عزیزہ امۃ الحی کے ہاں قادیان میں لڑکا ہوا تھا۔ گو فی الواقعہ اس کی شادی چند ماہ ہوئے بابو اکبر علی صاحب مرحوم کے ایک لڑکے سے ہوئی ہے۔ اور اب تک کوئی بچہ نہیں ہوا۔ اتنے میں میں نے دیکھا کہ وہاں ایک چارپائی بچھی ہوئی ہے۔ چونکہ رات کا وقت ہے میں اس پر لیٹ گیا۔ ابھی مجھے لیٹے تھوڑی ہی دیر گذری تھی۔ کہ اندھیرے میں تائی صاحبہ میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر کہتی ہیں۔ کہ "لاؤ میں دیکھوں" میں خواب میں ان کے اس فقرہ پر گھبرا سا گیا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اندھیرے میں انہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہوں نے مجھے مریم صدیقہ سمجھ لیا ہے۔ چونکہ مریم صدیقہ نے یہ کہا تھا۔ کہ میں کچھ بیمار ہوں۔ اور مجھے زنانہ تکلیف ہے۔ اس لئے جس طرح عام طور پر عورتیں یہ خیال کیا کرتی ہیں۔ کہ زنانہ تکالیف کی زیادہ تر وجہ یہ ہوا کرتی ہے۔ کہ ناف پڑ جاتی ہے۔ اس طرح وہ کہتی ہیں۔ کہ آؤ میں ناف ٹٹول کر دیکھوں۔ کہ کہیں وہ ٹیڑھی تو نہیں ہو گئی۔ اس پر میں انہیں کہتا ہوں۔ پھوپھی صاحبہ یہاں مریم صدیقہ

نہیں۔ یہاں تو میں لیٹا ہوا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ یہ نظارہ جو میں نے دیکھا ہے۔ کچھ عجیب قسم کا ہے۔ قادیان میں اپنی موجودگی کا نظارہ تو میں نے بہت دفعہ دیکھا ہے۔ مگر یہ نئی قسم کا نظارہ ہے۔ کہ قادیان میں ہوتے ہوئے میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ ہم باہر ہیں اور ہم آپس میں اس طرح باتیں کر رہے ہیں۔ جس طرح قادیان سے باہر رہنے والے کرتے ہیں۔ اس میں بعض وفات یافتہ لوگوں کا آنا اور تائی صاحبہ کا یہ کہنا کہ میں اپنی موت سے تین چار مہینے پہلے قادیان ضرور چلی جاؤں گی۔ شاید اس طرف اشارہ کرتا ہے۔ کہ اس رویا میں بعض وجودوں کے متعلق یہ خبر دی گئی ہے۔ کہ شاید وہ قادیان جا کر فوت ہونگے۔

(۲)

میں نے دیکھا کہ ایک اشتہار ہے۔ جو کسی شخص نے لکھا ہے۔ جو مجھے خواب کے بعد یاد رہا ہے۔ مگر میں اس کا نام نہیں لینا چاہتا۔ صرف اتنا بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اشتہار ہمارے کسی رشتہ دار نے دیا ہے۔ مگر اس کی رشتہ داری میری بیویوں کے ذریعہ سے ہے۔ اس اشتہار میں میرے بعض بچوں کے متعلق تعریفی الفاظ ہیں۔ اور ان کی بڑائی کا اس میں ذکر کیا گیا ہے۔ میں رؤیا میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ محض ایک چالاکی ہے۔ درحقیقت اس کی غرض جماعت میں فتنہ پیدا کرنا ہے۔ اگر کوئی غیر کی تعریف کرے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ جماعت میں بیداری پیدا ہو جائے گی۔ یا مجھے خیال آجائے گا۔ کہ اس ذریعہ سے جماعت میں فتنہ پیدا کیا جا رہا ہے۔ اور میں اس کو روکنے کی کوشش کروں گا۔ لیکن اگر میرے بعض بچوں کا نام لے کر ان کی تعریف کی جائے۔ تو تعریف کرنے والا یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس طرح میری توجہ اس کے فتنہ کی طرف نہیں پھرے گی۔ اور میں یہ کہوں گا۔ کہ اس میں تو میرے بیٹوں کی تعریف کی گئی ہے۔ اس میں فتنہ کی کونسی بات ہے۔ اسی نقطۂ نگاہ سے اس نے اشتہار میں میرے بعض بیٹوں کی تعریف کی ہے۔ لیکن رؤیا میں میں کہتا ہوں۔ کہ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ چاہے تم کتنے ہی چکر دے کر بات کرو۔ ظاہر ہے۔ کہ تم جماعت میں اس سے فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہو۔ اور تمہاری غرض یہ ہے۔ کہ میں بھی دنیاداروں کی طرح اپنے بیٹوں کی تعریف سن کر خوش ہو جاؤں گا۔ اور اصل بات کی طرف میری توجہ نہیں پھرے گی۔ پس رؤیا میں میں نے اس اشتہار پر اظہار نفرت کیا۔ اور میں نے کہا۔ کہ میں اس قسم کی باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ مجھے وہ بیٹے بھی معلوم ہیں۔ جن کا نام لے کر اس نے تعریف کی ہے۔ اور مجھے لکھنے والا بھی معلوم ہے۔ لیکن میں کسی کا نام نہیں لیتا۔

اس رؤیا سے کچھ عرصہ پہلے مجھے اس بات کا احساس ہو رہا تھا۔ کہ ایک طبقہ جماعت میں اس قسم کی حرکات کر رہا ہے۔ گو خواب کے دنوں میں اس طرف کبھی خیال نہ گیا تھا۔ لیکن بعض واقعات سے قریباً سال بھر سے میرے اندر یہ احساس تھا۔ کہ جوں جوں میری عمر زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ جماعت کا منافق طبقہ یہ سمجھنے لگا ہے۔ کہ اب تو ان کی زندگی کے تھوڑے ہی دن رہ گئے ہیں۔ آئندہ کے لئے ابھی سے اپنے قدم جمانے کی کوشش کرو۔ گویا وہی پیغامیوں والا فتنہ جو ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوا۔ اسی کو ایک اور رنگ میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور قرآن کریم سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ جب کوئی بادشاہت بدلتی ہے۔ نچلے طبقہ کے لئے ابھرنے کا موقع نکل آتا ہے۔ پس بعض لوگ جن کے اندر اخلاص نہیں۔ اور جو سمجھتے ہیں۔ کہ پتہ نہیں اس پر کس وقت موت آجائے۔ انہوں نے ابھی سے اپنے قدم جمانے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ اور قریباً سال بھر سے مجھے یہ بات نظر آ رہی تھی۔ مگر وہ تو قیاسی بات تھی۔ اب اللہ تعالیٰ نے رؤیا میں بھی مجھے بتایا ہے۔ کہ بعض لوگ اس قسم کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنا تعلق جتا کر اور اپنی محبت کا اظہار کر کے مختلف ناموں سے اس قسم کی باتیں کر رہے ہیں۔ جو جماعت میں فتنہ پیدا کرنے والی ہیں۔ لیکن یہ ظاہر بات ہے کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ اول تو خدا تعالیٰ کی طرف سے جب کوئی صداقت دنیا میں آتی ہے۔ وہ جب تک پوری طرح قائم نہ ہو جائے۔ اس وقت تک اسے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ یہ ایک موٹا اصول ہے۔ جس کے خلاف دنیا میں کبھی نہیں ہوا۔ دوسرے خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض میں شامل کیا ہے اور گذشتہ انبیاءؑ کی پیشگوئیاں اس بات کا ثبوت ہیں۔ بلکہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث سے بھی یہ بات ثابت ہے۔ آپ نے جہاں یہ فرمایا ہے۔ کہ لو کان الایمان معلقًا بالثریا لنالہٗ رجل من ھؤلاء۔ وہاں آپ نے رجال کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ جس میں اس طرف اشارہ ہے۔ کہ درحقیقت ایک سے زیادہ آدمی ہوں گے۔ جن کے ہاتھ سے یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔ اس لئے وہ میرے کام کو تبھی مٹا سکتے ہیں۔ جب اس کے ساتھ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی مٹا دیں۔ ایک غیر احمدی کے لئے تو یہ یکساں بات ہے۔ وہ کہے گا۔ اُن کا نام بھی مٹ جائے۔ اور ان کا نام بھی مٹ جائے۔ مگر کم سے کم جو ہماری جماعت میں داخل ہو۔ اسے یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مٹ نہیں سکتا۔ اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مٹ نہیں سکتا۔ تو اس قسم کا فتنہ میرے کام کے متعلق بھی پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ بہرحال یہ ایک اہم رؤیا ہے۔ جو جماعت سے بہت زیادہ تعلق رکھتی ہے۔

(۳)

تیسری رؤیا ایک عجیب مضمون پر مشتمل ہے۔ جو پہلے کبھی میرے ذہن میں نہیں آیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ لیکچر دینے لگا ہوں۔ خواب میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ جگہ کوئٹہ میں ہے۔ مگر میرا رخ قبلہ کی طرف ہے۔ اور لوگ میری طرف منہ کر کے بیٹھے ہیں۔ اس وقت مجھے کچھ ایسے لوگ بھی معلوم ہوتے ہیں۔ جن کے متعلق رؤیا میں میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ غیر احمدی ہیں۔ اس رؤیا کا مضمون بہت ہی لطیف تھا۔ مگر افسوس ہے۔ کہ اس کا بہت سا حصہ یاد نہیں رہا۔ مگر جو اصل نکتہ میں نے خواب میں بیان کیا تھا۔ وہ مجھے یاد رہ گیا ہے۔ اور اس کو مدنظر رکھتے ہوئے انسان جب بھی چاہے۔ مضمون تیار کر سکتا ہے۔ میں رؤیا میں تقریر کرتے ہوئے بیان کرتا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خدا تعالیٰ کا جو باہمی تعلق تھا۔ وہ عاشقوں کا سا بھی نظر نہیں آتا۔ اور معشوقوں کا سا بھی نظر نہیں آتا بلکہ وہ رقیبوں کا سا نظر آتا ہے۔ قریباً قریباً ایسا ہی فقرہ تھا۔ جو میں نے استعمال کیا۔

اور یہ الفاظ مجھے اچھی طرح یاد ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کا جو باہمی تعلق تھا وہ عاشقوں کا سا بھی نظر نہیں آتا اور معشوقوں کا سا بھی نظر نہیں آتا بلکہ وہ رقیبوں کا سا نظر آتا ہے یعنے دو عاشق ہیں جو ایک دوسرے سے بڑھ کر اپنے عشق کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ پھر میں آگے تشریح کرتا ہوں کہ رقیب سے مراد کیا ہے اور میں کہتا ہوں کہ جب کوئی بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کرتے ہیں اور وہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ میں خدا تعالےٰ کا بڑا عاشق ہوں تو معاً اللہ تعالیٰ دوسری طرف سے کوئی ایسی بات کرتا ہے جس سے وہ یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا زیادہ عاشق ہوں۔ گویا ایک رقابت ہے جو آپس میں جاری ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ دکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ میں خدا تعالےٰ کا بڑا عاشق ہوں اور اللہ تعالےٰ یہ دکھانے کی کوشش کرتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بڑا عاشق ہوں۔ گویا عشق کے لحاظ سے ایک رقابت جاری ہے اور دونوں اپنے عشق کو زیادہ سے زیادہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ پھر میں اس کی مثال دیتا ہوں۔ رؤیا میں میں نے دو مثالیں دی ہیں مگر مجھے ایک یاد رہ گئی ہے اور دوسری بھول گئی ہے۔ رؤیا میں میں سمجھتا ہوں کہ میں نے بہت سی مثالیں سوچی ہوئی ہیں جن کو آگے بیان کروں گا بہرحال میں نے اس کی مثال یوں بیان کی کہ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے نکلے تو مکہ سے نکلنے کی وجہ سوائے اس کے اور کوئی نہ تھی کہ مکہ والے آپ کو اللہ تعالےٰ کی توحید پھیلانے نہیں دیتے تھے۔ یوں مکہ آپؐ کا وطن بھی تھا۔ آپ کو پیارا بھی تھا۔ مقدس مذہبی مقامات بھی وہیں تھے۔ جن سے آپ کے خاندانی تعلقات تھے۔ مگر ان سب چیزوں کے باوجود آپ نے مکہ چھوڑ دیا اور اس طرح آپ نے اپنے عمل سے ظاہر کیا کہ اے خدا مجھے تجھ سے اتنی محبت ہے کہ جس جگہ تیری توحید کو پھیلانے کی مجھے اجازت نہیں ملتی میں اس جگہ میں رہنے کے لئے بھی تیار نہیں اور میں اسے تیری خاطر چھوڑ رہا ہوں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ دیکھو

آپ کے اس عشق کا ثبوت اس طرح ملتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب غارِ ثور میں سے نکلے اور مدینہ روانہ ہونے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ خدا اس بستی کو ہلاک کرے جس کے رہنے والوں نے خدا کے رسول کو دکھ دیا اور اسے اپنے وطن سے نکال دیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ ایسامت کہو اور پھر آپ نے مکہ کی طرف دیکھا۔ آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور آپ نے فرمایا۔ اے مکہ تو مجھے بہت ہی پیارا تھا اور میں نہیں چاہتا تھا کہ تجھ کو چھوڑوں۔ لیکن تیرے بسنے والوں نے مجھے یہاں رہنے کی اجازت نہیں دی۔ اس اجازت نہ دینے کا مطلب یہی تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خدائے واحد کی پرستش کرنا چاہتے تھے اور اس کی توحید لوگوں میں پھیلانا چاہتے تھے۔ مگر مکہ والوں نے آپ پر ظلم کیا اور انہوں نے آپ کو اپنے شہر میں سے نکال دیا۔ میں نے اس وقت تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آپ کا مکہ سے نکلنا یقیناً خدا تعالےٰ کی خاطر تھا اور آپ اللہ تعالےٰ کی محبت اور اس کے عشق کے ثبوت میں ہی وہاں سے نکلے حالانکہ مکہ آپ کو تمام شہروں سے زیادہ عزیز تھا اور آپ کے دل میں اس شہر کی عظمت تھی اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ باوجود اس کے کہ مکہ والوں نے آپ پر شدید ظلم کئے۔ جب حضرت ابوبکرؓ نے سخت الفاظ استعمال کئے تو آپ نے فرمایا۔ ابوبکرؓ مکہ کی حرمت کا خیال رکھو اور پھر آپ نے فرمایا اے مکہ تو مجھے بڑا پیارا ہے۔ مگر تیرے باشندوں نے مجھے یہاں رہنے نہیں دیا اس لئے میں یہاں سے جارہا ہوں۔ میں نے کہا آپ نے خدا کے لئے ایک بڑی پیاری چیز قربان کی۔ آپ نے خدا کے لئے اپنا وہ وطن چھوڑا جو آپ کو بے حد پیارا تھا۔ جس میں مقدس مذہبی مقامات تھے اور جس کے لئے آپ کے خاندان کی قوت اور جدوجہد خرچ ہوتی رہتی تھی۔ بہرحال آپ نے ان میں سے کسی چیز کی بھی پرواہ نہ کی اور مکہ سے جاتے ہوئے یہ الفاظ کہے کہ اے مکہ تو مجھے بڑا پیارا ہے مگر میں تجھے چھوڑتا ہوں کیونکہ خدا کا نام لینے کی یہاں اجازت نہیں یہ محمد رسول اللہ صلعم کا عشق تھا جس کا آپ نے مظاہرہ کیا۔ مگر میں نے کہا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو بعثت کے تیرھویں سال اس عشق کا اظہار کیا اور خدا تعالےٰ نے اس سے سال بھر پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ کہہ دیا کہ ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد اے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی ذات ہی کی قسم کہ لوگ تجھے مکہ سے نکال دیں گے مگر میں تجھے ضرور اس شہر میں واپس لاؤں گا۔ میں نے کہا دیکھو خدا تعالےٰ کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنا عشق تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد میں اپنے عشق کا اظہار کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ پہلے سے اپنے عشق کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے کہ اے محمد رسول اللہؐ یہ تجھے مکہ سے نکال تو دیں گے۔ مگر مجھے بھی تجھ سے عشق ہے۔ میں یہ نہیں برداشت کر سکتا کہ یہ لوگ تیری ہتک کریں اور اس لئے میں ضرور تجھے اس شہر میں واپس لاؤں گا۔ گویا عشق کا ایک مقابلہ تھا جو خدا تعالےٰ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جاری تھا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور مثال بھی دی مگر وہ مجھے یاد نہیں رہی۔ بہرحال رؤیا میں جو نکتہ میں نے بیان کیا ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر ایک بڑا وسیع مضمون تیار ہو سکتا ہے۔ اور ایک اچھا خاصہ لطیف رسالہ اس بات پر لکھا جا سکتا ہے کہ کس طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر قربانی کا جواب اللہ تعالےٰ نے غیر معمولی رنگ میں پہلے سے دے رکھا تھا اللہ تعالےٰ کے لئے قربانی کا لفظ تو استعمال نہیں ہو سکتا۔ یہی کہا جا سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ایک رنگ میں خدا تعالےٰ سے اظہار عشق کرتے تو خدا تعالےٰ بھی ویسے ہی رنگ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اظہار عشق کرتا۔ اور اس طرح عشق اور محبت کا آپس میں تبادلہ ہوتا رہتا۔

(۲)

ایک اور رؤیا میں نے آج رات دیکھی ہے مگر یہ رؤیا نامکمل رہ گئی۔ کیونکہ تہجد کے وقت مجھے جگا دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ میں ایک جگہ پر ہوں اور وہاں ہماری ایک رشتہ دار عورت جو ہمارے مخالفوں میں سے ہے موجود ہے جس کمرہ میں میں ہوں اس کے اندر کی طرف ایک کھڑکی کھلتی ہے اور لوگ باہر بیٹھے ہیں۔ اس نے کھڑکی میں سے جھانکا اور مسکراتے ہوئے اپنے ایک رشتہ دار کا نام لے کر کہا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اگر آپ کہیں تو وہ آگر مل لے۔ اس پر میں نے اس رنگ میں اپنا منہ پرے پھیر لیا کہ گویا میں جواب دینا نہیں چاہتا۔ اور میں یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ مجھے ملے ایک چارپائی ہے جس پر میں بیٹھا ہوا ہوں اور سامنے ایک دوسری چارپائی پر کچھ اور لوگ بیٹھے ہیں۔ اتنے میں وہ رشتہ دار اندر آگیا اور میرے ساتھ چارپائی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد وہ ایک شخص کا نام لے کر کہتا ہے (یہ سارے نام مجھے معلوم ہیں جو بات کر رہا ہے اس کا نام بھی اور جس کا اس نے ذکر کیا اس کا نام بھی مجھے معلوم ہے مگر میں ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا) کہ وہ اب اتنا متکبر ہو گیا ہے حالانکہ وہ کالج میں ہم لوگوں کے ساتھ پڑھا تھا اور وہ ہم سے زیادہ ہوشیار نہ تھا۔ اور ہماری اس سے زیادہ قدر ہوا کرتی تھی۔ معلوم نہیں اب وہ اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگ گیا ہے۔ میں نے کہا دیکھو ایسی باتیں کرنی مناسب نہیں۔ میں ایسی گفتگو کو پسند نہیں کرتا اور سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا ذکر میرے سامنے پسندیدہ نہیں۔ پھر میں نے کہا میں اس کے معاملات سے بالکل الگ ہو چکا ہوں اور اس کی بری یا بھلی کوئی بات سننا پسند نہیں کرتا۔ مگر وہ برابر اپنی بات کا تکرار کرتا چلا جاتا ہے۔ جب اس نے بار بار یہ ذکر کیا تو میں نے دیکھا کہ سامنے چارپائی پر ایک اس شخص کا دوست بھی بیٹھا ہوا ہے۔ جس کے خلاف وہ گفتگو کر رہا ہے میں اس وقت اپنے اس رشتہ دار کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اس ذکر سے تمہاری غرض سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ تم اس شخص پر یہ اثر ڈالو کہ گویا میں نے ہی تم کو بلا کر مجلس میں باتیں کہلوائی ہیں اور تم اس کو دھوکا میں مبتلا کرو۔ حالانکہ میں ان باتوں کو سخت ناپسند کرتا ہوں اول تو تم بغیر میرے بلانے کے خود بخود آگئے اور پھر تم نے ایسی گفتگو شروع کر دی جو سخت ناپسندیدہ ہے اور جس سے تم دوسروں کو دھوکا دینا چاہتے ہو کہ گویا میں نے خود تم کو بلوا کر اس کے خلاف مجلس میں یہ باتیں کہلوائی ہیں۔ اس پر وہ اس شخص کی طرف منہ کر کے جو اس آدمی کا دوست ہے۔ جس کے خلاف وہ باتیں کر رہا ہے کہتا ہے۔ کیوں صاحب کیا آپ کے خیال میں میری باتوں سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ غیر احمدی ہے مگر وہ اس کے جواب میں کہتا ہے کہ "اس کے سوا اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے" اور اس جواب سے اس کا منشاء مجھ پر طنز کرنا نہیں بلکہ اس کو ملامت کرنا ہے کہ تم نے جو بات کی ہے وہ احمقانہ ہے اور اس سے یہی دھوکا لگتا ہے کہ گویا انہوں نے خود بلوا کر مجلس میں یہ باتیں کہلوائی ہیں اور اس کے سوا تمہاری باتوں کا اور کوئی نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ یہیں تک میں نے رؤیا دیکھی تھی کہ گھر والوں نے مجھے تہجد کے لئے جگا دیا۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) میرے والد صاحب بوجہ ذیابیطس دمہ سے بیمار ہیں اور آجکل ان کی صحت بہت گری ہوئی ہے احباب سے درخواست ہے کہ صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ رشید احمد اسحاق

(۲) محترم ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب قریشی کی والدہ محترمہ گذشتہ چند ایام سے شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ ناصر احمد علی اوکاڑہ

(۳) خاکسار کا چھوٹا بھائی محمد اسلم عرصہ ڈیڑھ ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اس کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ محمد اشرف واقف زندگی

(۴) مولوی نذیر احمد صاحب انچارج تنظیم امور عامہ کا بچہ بعارضہ یرقان بہت سخت بیمار ہے احباب اس کی صحت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ سمیع احمد ظفر

(۵) میری والدہ گردہ درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں رہتی ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ اور درازی عمر کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد اجمل متعلم درجہ ثانیہ جامعۃ المبشرین

(۶) مکرم ابو سراج الدین صاحب سابق نائب ناظر ضیافت ایک طویل عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد یعقوب رتن باغ لاہور

(۷) میرا لڑکا محمد رفیع بعارضہ ٹی۔بی بیمار ہے اور میو ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب کامل صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ محمد دین حجام رتن باغ لاہور

سندھ پراونشل انجمن احمدیہ کی تبلیغی رپورٹ

مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مئی کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ میرپور خاص۔ باڈ ۱۔ جمال پور۔ صوبہ ویرہ۔ ظفر اسٹیٹ (اے) ظفر اسٹیٹ (بی) محمود آباد۔ احمد آباد۔ حیدرآباد سندھ۔ باگڑ۔ طالب آباد۔ ٹھار بدین۔ نصرت آباد۔ کنری۔ گوٹھ نتھے خاں۔ جیمس آباد۔ محمد آباد۔ سکھر۔ نواب شاہ۔ کال ویرہ۔

موصول شدہ رپورٹوں کی رو سے ۲۰۷ دوستوں نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ نو جماعتوں میں تبلیغی تربیت کے جلسے ہوئے ایسے جلسوں کی کل تعداد ۲۶ ہے اور حاضری مجموعی طور پر ۶۲۳ ہے ۹۴ مقامات میں تبلیغ۔ لٹریچر بہ تعداد ۵۴۹ تقسیم کیا گیا۔ ۱۰۷ افراد زیر تبلیغ رہے اور ۱۴ بیعتیں ہوئیں۔ کھنڈو ضلع لاڑکانہ میں ایک نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ ہر جگہ مخالف مولویوں کی آمد ورفت کی آماجگاہ رہتی ہے۔ مئی میں یہاں کئی مولوی آئے اور مناظرہ کی طرح دیتے رہے لیکن تحریری چیلنج دینے سے گریز کر گئے۔

اپنی جماعت کا ایک جلسہ ہوا جس میں تحصیل دادو کے قریباً سب احمدی شامل ہوئے مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ انچارج علاقہ اور مولوی کریم بخش صاحب دیہاتی مبلغ نے تقریریں کیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ

گریجوایٹ کی ضرورت

نظارت دعوۃ وتبلیغ کے لئے ایک نائب ناظر کی ضرورت ہے جن کی تعلیمی قابلیت بی اے ہو گریڈ ۹-۵-۱۳۵ مقرر ہے۔ جو دوست سلسلہ کے مرکز میں رہنے کے خواہشمند ہوں ان کے لئے نادر موقع ہے۔ درخواست میں جملہ کوائف مع تصدیق پریذیڈنٹ یا امیر جماعت درج ہونے چاہئیں احباب اپنی درخواستیں جلد تر پتہ ذیل پر بھیج دیں

(ناظر دعوۃ وتبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

چک ۶۹ کھسیٹ پور R.B

الفضل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشویشناک علالت پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ شام اور عشا کی نمازوں میں مجموعی طور پر دعا کی گئی اور جماعتی طور پر دو بکرے بطور صدقہ ۱۹/۶/۵۰ کی صبح کو ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کئے گئے اور متواتر ہر نماز میں دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے

برکت علی سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ کھسیٹ پورہ

چک ۳۸ جنوبی سرگودھا

دو بکرے بطور صدقہ دیئے گئے۔ اور حضور کی صحت کے لئے مجموعی طور پر دعائیں شروع ہیں۔ علاوہ ازیں احباب جماعت فرداً فرداً بھی حضور کی صحت کے واسطے دعا کرتے ہیں۔

بشیر احمد باجوہ چک نمبر ۳۸ جنوبی سرگودھا

ننکانہ

بہت سے دوست سحری کے وقت مسجد میں اکٹھے ہو کر حضرت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے اپنے مولا کے حضور گریہ وزاری کرتے رہے بچوں نے بھی اس میں پورا پورا حصہ لیا۔ اور جماعت کی طرف سے دو بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔ (مجیب الحق ابن میاں شیر محمد صاحب احمدی ننکانہ)

۳۰ کوٹ مومن

جماعت کوٹ مومن نے ایک بکرا خرید کر بطور صدقہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کیا گیا اور دعا بھی اجتماعی صورت میں کی گئی

(پریذیڈنٹ و سیکرٹری مال کوٹ مومن)

راولپنڈی

چار روز الحاح وزاری سے اجتماعی دعائیں کی گئیں احباب جماعت کی طرف سے سات بکرے اور لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دو بکرے صدقہ دیئے گئے مقامی غرباء کی امداد نقدی سے کی گئی۔

خاکسار:۔ احمد جان راولپنڈی

ملتان

مختلف حلقوں میں احباب جماعت کو خدام کے ذریعہ رات کو اٹھ کر اپنے مولا کے حضور حضرت اقدس کی صحت کے لئے التجائیں کرنے کے لئے جگایا گیا اور پھر جمعۃ الوداع کو نماز کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔ اور مبلغ تیس روپے صدقہ کے لئے چندہ جمع ہوا جو کہ مستحق غرباء میں گوشت اور نقدی کے رنگ میں تقسیم کرنے کے لئے مرکز میں بھجوا دیئے گئے (سیکرٹری تبلیغ و قائد خدام الاحمدیہ ملتان)

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کیلئے دعا اور صدقات

احمد نگر

۲۷ رمضان المبارک کو امیر جماعت احمدیہ احمد نگر کی طرف سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی تحریک کی گئی۔ نماز مغرب سے قبل دعا کی اور مبلغ تیس روپے بطور صدقہ جمع کئے گئے جس سے مورخہ ۱۵/۶/۵۰ کو ایک بکرا خرید کر بطور صدقہ ذبح کیا گیا

سیکرٹری تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر

حیدرآباد سندھ

تمام دوستوں نے اجتماعی طور دعائیں کیں لمبی دعا کرنے کے بعد دو بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا گیا۔

لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری صاحبہ نے عورتوں کی طرف سے آج غرباؤں میں کھانا پکا کر تقسیم کرانے کا انتظام کیا۔

سیکرٹری امور عامہ حیدرآباد سندھ

سیالکوٹ:

جامعہ مسجد اور شہر کے مختلف حلقہ جات میں حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے پرسوز دعائیں اور صدقات شروع ہو گئے

حلقہ جامعہ مسجد میں آخری عشرہ میں بھی ایام رمضان کی آخری شب (۲½ سے ۳½) تحریک دعا کی گئی۔ جس میں احباب جماعت کی خاصی تعداد شامل ہوئی۔ علاوہ ازیں جماعت کی طرف سے شہر کے مختلف حلقہ جات میں (۵) عدد بکرے ذبح کئے گئے۔ اور ان کا گوشت مساکین میں تقسیم کیا گیا۔" (امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ)

محمد آباد سندھ

حضور اقدس کی صحت کاملہ اور درازئی عمر کے لئے اجتماعی دعائیں کیں۔ ایک بکرا جمعۃ الوداع کے روز اور ایک بکرا ہفتہ کے روز صدقہ کیا گیا نماز عید کے معاً بعد تمام جماعت کے افراد نے اجتماعی دعا کے بعد دو بکرے بطور صدقہ ذبح کر کے غرباء و مساکین میں ان کا گوشت تقسیم کیا نیز فیصلہ کیا کہ جمعرات کے روز سب احباب نفلی روزہ رکھیں اور خاص طور پر حضرت اقدس کی صحت کے لئے دعا کریں۔

خاکسار ناصر الدین
محمد آباد اسٹیٹ۔ سندھ

کولا حری

عید کے دن حضرت المصلح الموعود کا مضمون "میری علالت" پڑھ کر سنایا گیا۔ صدقے اور اجتماعی دعا کی تحریک کی گئی۔ اسی وقت پچاس روپے نقد جمع اور کچھ وعدے ہوئے نیز فیصلہ ہوا کہ ایک بکرا ذبح کر کے مقامی غرباء میں تقسیم کیا جائے اور بقیہ رقم مرکز کے غرباء کے لئے ربوہ شریف بھیج دی جائے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مرکھا)

ماڈل ٹاؤن لاہور

جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن میں مجموعی طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے لئے دعا کی گئی اور دو بکرے بطور صدقہ دئے گئے۔ ایک مردوں کی طرف سے اور ایک لجنہ اماء اللہ کی طرف سے۔

سیکرٹری حلقہ ماڈل ٹاؤن لاہور

بدین سندھ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے نماز عید کے بعد اجتماعی طور پر دعا کی اور ایک بکرا بطور صدقہ ذبح کیا۔ بعض دوستوں نے انفرادی طور پر ایک ایک بکرا ذبح کیا۔

(ملک بشیر احمد بدین سندھ)

لودھراں

جماعت لودھراں نے مبلغ -/۲۳ روپے کے دو بکرے خرید کر کے بتاریخ ۲۹/۵/۵۰ کو صدقہ میں ذبح کر کے غرباء میں گوشت تقسیم کیا گیا۔ اور دعا کی گئی۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں)

مانگٹ اونچے

مورخہ ۱۷ جولائی سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے دعا کی نیز بطور صدقہ ایک بکرا ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کیا۔ سیکرٹری مال مانگٹ اونچے

کرشن نگر لاہور

اجتماعی دعا کی گئی اور ایک بکرا بطور صدقہ حلقہ کرشن نگر میں اور ایک بکرا سنت نگر میں بطور صدقہ ذبح کیا گیا اور گوشت غرباء اور مساکین میں تقسیم کیا گیا۔

صدر حلقہ کرشن نگر لاہور

چندہ حفاظت مرکز سو فی صدی پورا کرنیوالے

احباب کی فہرست

جن احباب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فی صدی پورے کر دیئے ہیں۔ فہرست درج ذیل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو جزاء خیر دے۔ اور دیگر احباب کو بھی ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

نمبر شمار	اسمائے گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے	رقم ادا کردہ
۲۷۶	عبدالمومن صاحب مینوی کراچی	۱۲—۰—۰
۲۷۷	چوہدری بشیر احمد صاحب ڈائریکٹر سپلائی کراچی	۱۵۰۰—۰—۰
۲۷۸	مولوی عبدالحمید صاحب کراچی	۱۵۰—۰—۰
۲۷۹	سید افتخار حسین صاحب بھاگلپوری حال کراچی	۵—۰—۰
۲۸۰	حوالدار رفیق احمد صاحب کراچی	۲۵—۰—۰
۲۸۱	ڈاکٹر محمد نسیم صاحب بیرسٹر ایٹ لا کراچی	۶۰۰—۰—۰
۲۸۲	چوہدری عبدالجلیل صاحب کراچی	۵—۰—۰
۲۸۳	رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عبدالحق صاحب منور کراچی	۵۰—۰—۰
۲۸۴	شیخ مظفر حسین صاحب کراچی	۲۳۵—۰—۰
۲۸۵	سید غلام مرتضےٰ صاحب کراچی	۸۰۰—۰—۰
۲۸۶	قریشی نورالحسن صاحب کراچی	۵۰—۰—۰
۲۸۷	حکیم چوہدری محمد حسین صاحب کراچی	۷۵—۰—۰
۲۸۸	چوہدری سعید احمد صاحب اعوان کراچی	۱۲—۸—۰
۲۸۹	چوہدری عزیز احمد صاحب کراچی	۸۷—۶—۰
۲۹۰	سید محمود احمد صاحب کراچی	۵—۰—۰
۲۹۱	شیخ رحمت اللہ صاحب بٹ کراچی	۲۶۰—۰—۰
۲۹۲	حکیم محمد یعقوب صاحب سعید منزل کراچی	۵—۰—۰
۲۹۳	ملک رشید احمد صاحب کراچی	۱۰—۰—۰
۲۹۴	ملک مولا داد خاں صاحب کراچی	۱۰—۰—۰
۲۹۵	احمد بخش صاحب کراچی	۱۰—۰—۰
۲۹۶	احمد علی شاہ صاحب کراچی	۳۰—۰—۰
۲۹۷	نادر شاہ صاحب کراچی	۵—۰—۰
۲۹۸	صابر علی صاحب کراچی	۵—۰—۰
۲۹۹	شیخ محمد ایوب صاحب کراچی	۵—۰—۰
۳۰۰	شیخ عبدالرؤف صاحب کراچی	۵—۰—۰
۳۰۱	حاجی عبداللطیف صاحب بغداد والے کراچی	۹۰۰—۰—۰
۳۰۲	ملک منظور احمد صاحب کراچی	۱۰۰—۰—۰
۳۰۳	میاں محمد رمضان صاحب کراچی	۸۰—۰—۰
۳۰۴	میاں محمد حنیف صاحب کراچی	۱۰—۰—۰
۳۰۵	خواجہ عبدالکریم صاحب کراچی	۵—۰—۰
۳۰۶	خواجہ شریف احمد صاحب کراچی	۱۱۵—۰—۰
۳۰۷	اہلیہ صاحبہ شریف احمد صاحب کراچی	۲۰—۰—۰
۳۰۸	بابو اللہ دتہ صاحب کراچی	۱۶۰—۰—۰
۳۰۹	شیخ عبدالوہاب صاحب کراچی	۱۰۸—۱۲—۰
۳۱۰	مرزا عبدالرحیم صاحب بیگ کراچی	۹۸—۰—۰
۳۱۱	سید محمود احمد صاحب کراچی	۳۰۰—۰—۰
۳۱۲	ملک امام دین صاحب و عبدالحفیظ صاحب کراچی	۵۰—۰—۰
۳۱۳	مرزا عبدالوحید بیگ کراچی	۱۵۰—۰—۰
۳۱۴	شیخ عبدالشکور صاحب عراقی کراچی	۳۹—۰—۰
۳۱۵	قاضی مسعود احمد صاحب کراچی	۱۲۵—۰—۰
۳۱۶	قریشی محمد اسحاق صاحب کراچی	۵—۰—۰
۳۱۷	غلام احمد صاحب کراچی	۲۵
۳۱۹	مستری علی محمد صاحب قریشی کراچی	۹۶—۰—۰
۳۲۰	ملک محمد اشرف صاحب کراچی	۱۲۰—۰—۰
۳۲۱	مسٹر فیروز الدین پال احمد کراچی	۱۵۰—۰—۰
۳۲۲	ماسٹر عبدالسلام صاحب کراچی	۱۰۰—۰—۰
۳۲۳	امتہ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ ملک محمد خورشید صاحب	۱۲—۰—۰
۳۲۴	جمعدار محمد نصیب صاحب عارف کراچی	۲۳۷—۰—۰

(باقی)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت کنور عبدالعزیز صاحب تحصیلدار اسسٹنٹ کلکٹر درجہ اول سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان

بمقدمہ مو سے جان ولد بہادر جان قوم بھان سکنہ موضع بھان

بنام

مبارک ولد احمد۔ فتح محمد ولد لعل اقوام بھان سکنائے گرہ بیچڑی تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

مدعا علیہم

دعویٰ تقسیم اراضی کھاتہ ۲۵ موضع بھان تحصیل سنگھڑ

ہرگاہ مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں رپورٹ پیادہ سے پایا گیا ہے کہ مدعا علیہم مذید بیان کی خاطر اپنے مسکن سے باہر نامعلوم جگہ پر چلے گئے ہیں۔ تعمیل ہونی محال ہے لہذا اشتہار ہذا بنام مدعا علیہم جاری کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ ۲۸ اگست ۵۵ء حاضر عدالت ہذا آکر پیروی مقدمہ اصالتاً و وکالتاً یا مختارتاً جیسی کہ صورت ہو کریں ورنہ ان کے خلاف کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائیگی

آج بتاریخ ۱۵/۶ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

مہر عدالت — دستخط حاکم

ہمارے معزز مدیرانِ جرائد اور ملت کیلئے لمحۂ فکریہ

ہفت روزہ رفتار زمانہ لاہور ۵ اپریل ۱۹۵۰ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:۔

ہمارے قائد اعظم کی کامیابی کا تمام تر راز اس حقیقت میں پنہاں تھا۔ کہ آپ نے فروعی اختلافات کی بے شمار راہوں میں بھٹکنے والے مسلمانوں کو کامل سیاسی اتحاد کے ذریعہ جادۂ مستقیم پر گامزن کیا۔ آپ نے آپ نے مختلف فرقوں کے درمیان عقائد کے اختلافات کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے سیاسی لحاظ سے ایک ایسے اتحاد کی بنیاد ڈالی۔ کہ وہی مسلمان جو گروہ در گروہ تقسیم ہو چکے تھے۔ ایک بار پھر اغیار کو بنیان مرصوص کی مانند نظر آنے لگے۔ اگر خدانخواستہ آپ بھی عقائد کے بے پناہ اختلافات میں الجھ جاتے۔ تو پھر اس برصغیر کے مسلمانوں کا یوم نجات نہ جانے کتنی صدیوں کے لئے اور آگے جا پڑتا۔ کیونکہ ہماری بدقسمتی سے یہ اختلافات اسی طرح ان گنت ہیں جس طرح کہ آسمان کے تارے یا سر کے بال۔ جو بنیادی عقائد مسلمہ طور پر سب فرقوں میں مشترک تھے۔ آپ نے انہیں دفع نفاق کے لئے اساس بنا کر جملہ فرقہ ہائے اسلام کو اتحاد کی دعوت دی۔ اگر آپ اتحاد کی اساس اختلاف عقائد کے یکسر استیصال پر رکھتے۔ تو کامیابی تو الگ وہی نتیجہ تباہی کی شکل سے ظاہر ہوتا۔ پس آپ نے اختلافات کی آگ بھڑکانے والوں کا نہایت جرأت اور پامردی سے مقابلہ کیا۔ اور مسلم لیگ میں کبھی ایک موقعہ پر بھی اس بات کی نوبت نہ آنے دی۔ کہ فروعی اختلافات کا فتنہ سر اٹھا کر آپ کے مشن کو ناکام بنا دے۔ جہاں تک ایمان کا تعلق تھا۔ آپ نے اقرار باللسان کو کافی سمجھا۔ اور ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا۔ اسے سیاسی رشتہ اتحاد میں بلا تامل منسلک کر لیا۔ حتیٰ کہ قادیانیوں کے بارے میں بھی آپ نے کسی ایک کی نہ سنی۔ اور ان کو بھی اس بات کی بخوشی اجازت دی۔ کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر اس سیاسی اتحاد کو مضبوط بنائیں جو قائد کے فروعی اختلافات کی بدولت کالعدم ہو چکا تھا۔ چنانچہ جب حضرت مولانا عبد الحامد صاحب بدایونی نے قادیانیوں کے لئے لیگ کے دروازے بند کرنے چاہے۔ تو قائد اعظم نے انہیں فوراً روک دیا۔ اور آل انڈیا مسلم لیگ کی جنرل کونسل کے بھرے اجلاس میں حضرت مولانا کو اپنی قرارداد واپس لینی پڑی۔ اس قرارداد کا واپس لیا جانا بجائے خود ایک تاریخی حیثیت رکھتا تھا۔ اس نے دنیا کو دکھا دیا کہ وہی مسلمان جو ایک دوسرے کے درپے آزار تھے۔ آج قائد اعظم کے سیاسی ہاتھ پر اس طرح متحد ہو چکے ہیں۔ کہ اب نفاق کی بڑی سے بڑی ترغیب بھی [illegible]

قائد اعظم جانتے تھے کہ اگر آج لیگ کے دروازے قادیانیوں پر بند کر دیئے گئے۔ تو پھر اختلاف عقائد کی بنا پر اخراج کا معاملہ رکے بھی نہ رک سکے گا۔ کیونکہ تکفیر بازی تو ہمیشہ سے ہی مولوی کا مرغوب ترین مشغلہ رہا ہے۔ شاید ہی کوئی فرقہ ایسا ہو جو حملۂ تکفیر کی زد سے محفوظ رہا ہو۔ قادیانی الگ ہوئے تو کل شیعوں کو خارج کیا جائے گا پھر بریلوی اور وہابی کے جھگڑے سر اٹھائیں گے۔ اور ہوتے ہوتے مسلم لیگ ایک ایسا حمام بن جائے گی جس میں سب ہی ننگے نظر آئیں گے۔ چنانچہ قائد اعظم کی خداداد فراست اور سیاسی بصیرت اس انتہائی خطرناک اقدام کے ضرر کو فوراً بھانپ گئی۔ اور آپ نے بروقت مداخلت کر کے نفاق کے اس آخری دروازے کو بند کر دیا۔ کہ مخالف بین نگاہوں سے اوجھل ہوا جا رہا تھا۔ قائد اعظم کا قائم کردہ اتحاد جب پھل لایا۔ تو اپنے اور پرائے سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ دنیا کے نقشہ پر ایک نئی اسلامی مملکت آ گئی ہے۔ اور ہر ملک اور ہر قوم سے اپنی ہستی کو منوا رہی ہے۔ سچ یہ ہے کہ اس سیاسی اتحاد کی بدولت ایک مقتدر اسلامی مملکت ہی عالم وجود میں نہیں آئی۔ بلکہ روئے زمین پر اسلامی سربلندی کے امکانات روشن ہو گئے۔ یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ عین اس حال میں جب کہ دنیائے اسلام پاکستانی مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کی بنا پر اپنی رستگاری کی امیدیں لگائے بیٹھی ہے۔ نفاق و انشقاق کے وہی جراثیم ہمارے درمیان پھر سرایت کرتے جا رہے ہیں۔ کہ جن کے مہلک اثرات سے قائد اعظم نے ہمیں نجات دلائی تھی۔ کہیں شیعہ کہیں سنی کے اختلافات رونما ہیں۔ تو کہیں بریلوی اور وہابی کے جھگڑے سر اٹھا رہے ہیں۔ اور احرار نے تو قادیانیوں کے خلاف علم جہاد ہی بلند کر دیا ہے۔ یہ صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ قائد اعظم نے تخریب کی جن راہوں کو بند کر دیا تھا ہم نے انہیں اپنے اوپر پھر کھول لیا ہے۔ جہاں قائد اعظم نے اسلام کے بنیادی عقائد کو جو تمام فرقہ ہائے اسلام میں مشترک ہیں۔ دفع نفاق کے لئے اساس بنایا تھا وہاں آج بعض عناصر اختلاف عقائد کے کلی استیصال کو اتحاد کی بنیاد بنا کر ملت کو پھر اسی تباہی سے دوچار کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کہ جس کی گرفت سے صدیوں تک ملت کو بچنے کا موقعہ نہ ملا۔ گذشتہ دنوں پنجاب کے مختلف اضلاع سے مخدوش خبریں آتی رہی ہیں جنہوں نے اہل دانش کو بیک وقت چونکا دیا۔ وہ بالآخر ہر چہار طرف سے ان عناصر کی سرگرمیوں کے خلاف آوازیں اٹھنی شروع ہو گئیں۔ چنانچہ گذشتہ مہینے آل پاکستان شیعہ کانفرنس نے جو ہز ایکسی لینسی راجہ غضنفر علی خان سفیر پاکستان متعینہ ایران کی زیر صدارت لاہور میں منعقد ہوئی تھی بالاتفاق ایک پُرزور قرارداد منظور کی۔ جس میں حکومت پاکستان پر زور دیا کہ وہ جملہ فرقوں کے جائز مفاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے پاکستان کے تمام مسلمانوں کو بلاتفریق و امتیاز صرف اور صرف ایک قوم قرار دے۔ پنجاب مسلم لیگ کے سیکرٹری محترم محمد اقبال صاحب چیمہ نے بھی بیرونی خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے نفاق انگیز عناصر کی سرکوبی پر بہت زور دیا ہے۔ اور عوام سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ایسے نفاق انگیز عناصر کو کچلنے میں حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ جس نازک موقع پر بعض عناصر نے تشتت و افتراق کی آگ بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غیر شعوری طور پر نفاق کی پرانی عادتیں ہی ہم میں عود نہیں کر آئی ہیں بلکہ کسی سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت دشمن ہمارے نادان دوستوں سے ان کی بے مثال "دوستی" کا حق ادا کرا رہا ہے۔ بھارت کے اخبار مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف انتہائی خطرناک پروپیگنڈا کرنے میں معروف ہیں۔ ادھر بعض ہندوستانی لیڈر اپنی حکومت کو پاکستان کے خلاف جنگ کرنے پر اکسا رہے ہیں مغربی بنگال اور یو۔ پی میں مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے اگرچہ اب اقلیتی معاہدہ کی وجہ سے حالات امید افزا ہیں، کشمیر کا مسئلہ برابر کھٹائی میں پڑتا جا رہا ہے ان حالات کے باوجود ہم میں سے بعض ایسے لوگ ہیں کہ فرقہ بازی کی پرانی لعنت کو ہوا دے رہے ہیں اور یہ وہ ہیں بھی وہی لوگ جو قیام پاکستان سے قبل مسلم لیگ میں شامل نہیں تھے۔ کیا یہ صورت حال ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہے؟ کیا تکفیر باز مولویوں کے ہاتھوں اپنی پامالی کی تلخ یادیں ہمارے دماغوں سے محو ہو گئی ہیں۔ جو آج پھر ہم ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔

اگر آج ان حضرات کو تکفیر بازی کا کیچڑ اچھالنے کی اجازت دے دی گئی۔ اور پھر انتشار و تعفن کے سوا اور کیا نتیجہ نکلے گا۔ کیونکہ جہاں تک کفر کے فتووں کا تعلق ہے۔ تو اس سے کوئی بھی نہ بچے نہ ظفر الملت والدین حضرت مولانا ظفر علی خان نہ امیر شریعت حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری بچے۔ اور نہ مولوی حبیب الرحمن اس سے نہ علمائے بریلی بچے اور نہ علمائے دیوبند محفوظ رہ سکے۔ حالانکہ مذہبی طور پر ملت اسلامیہ کا کوئی گروہ اور فرقہ ایسا نہیں ہے جس پر کفر و ارتداد کا فتویٰ نہ لگا ہو۔ یہاں تک کہ مفتیان حرمین شریف بھی اس ثواب میں برابر کے شریک ہیں۔

شمس العلماء مولانا حالی "حیات جاوید" میں سر سید مرحوم پر اس قسم کے فتووں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مکہ معظمہ کے ادبعہ مذاہب کے مفتیوں کے فتویٰ کا خلاصہ لکھتے ہیں کہ

"یہ شخص (سر سید مرحوم) ضال اور مضل ہے۔ بلکہ ابلیس لعین کا خلیفہ ہے اس کا فتنہ یہود و نصاریٰ کے فتنہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ خدا اس کو سمجھے ضرب اور حبس سے اس کی تادیب کرنی چاہیئے۔"

اور صفحہ ۲۸۷ پر مدینہ منورہ کے فتویٰ کا خلاصہ لکھا ہے۔

"جو کچھ درمختار اور اس کے حواشی سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کا ماحصل یہ ہے کہ یہ شخص یا تو ملحد ہے یا شروع سے کفر کی جانب مائل ہو گیا ہے۔ اگر گرفتاری سے پہلے توبہ کر لے تو قتل نہ کیا جائے ورنہ اس کا قتل کا واجب ہے۔"

اور حیات جاوید صفحہ ۲۸۸ پر حرمین شریفین کا علی گڑھ کالج کے متعلق فتویٰ یوں درج ہے۔

"یہ مدرسہ جس کو خدا برباد کرے، اور اس کے بانی کو خدا ہلاک کرے اس کی اعانت جائز نہیں۔ اگر یہ مدرسہ بن کر تیار ہو جائے۔ تو اس کو منہدم کرنا اور اس کے مددگاروں سے سخت انتقام لینا واجب ہے۔"

اور سرکردہ علمائے بریلی مولانا احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اپنی کتاب حسام الحرمین کے [illegible] حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے متعلق لکھا ہے۔

کلہم مرتدون باجماع الاسلام۔

کہ یہ تمام علماء اور ان کے متبع باجماع اسلام مرتد اور خارج از اسلام ہیں۔"

(باقی)

دفتر الیکٹریسٹی برانچ بھارت بلڈنگ لاہور

لاہور ۲۱ جولائی۔ محکمہ تعلقات عامہ پنجاب کی اطلاع سے مظہر ہے کہ ۲۴ جولائی ۱۹۵۰ء سے دیو نیو آفیسر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی (الیکٹریسٹی برانچ) کا دفتر واقع بھارت بلڈنگ لاہور صبح دس بجے سے پانچ بجے شام تک کھلا رہا کرے گا سوائے جمعہ کے دن کو چھوڑ کر جب کہ بجلی کے کرائے صبح دس سے بارہ بجے دوپہر تک لئے جایا کریں گے۔ دیگر ہر کام والے دن میں بجلی کے بل صبح دس بجے سے تین بجے سہ پہر تک وصول کئے جائیں گے۔